❁❁❁ تقریر ❁❁❁

تقریر بابت تفہیم القرآن
وقت 5-7 منٹ

تمام نصائحِ قرآنی کا مغز اور کلید۔دُعا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِىۡ عَنِّىۡ فَاِنِّىۡ قَرِيۡبٌ‌ؕ اُجِيۡبُ دَعۡوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ‌ۙ فَلۡيَسۡتَجِيۡبُوۡا لِىۡ وَلۡيُؤۡمِنُوۡا بِىۡ لَعَلَّهُمۡ يَرۡشُدُوۡنَ (البقرہ:187)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ مَیں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبّیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں۔

غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے مرے فلسفیو! زورِ دعا دیکھو تو

معزز سامعین! آج مجھے تمام نصائحِ قرآنی کا مغز اور کلید۔دُعا پر گفتگو کرنی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”جب ایک حیات بخش چشمہ (دعا اور قبولیت دُعا۔ ناقل) موجود ہے اور ہر وقت اس میں سے پانی پی سکتا ہے۔ پھر اگر کوئی اس سے سیر اب نہیں ہوتا ہے تو خود طالب موت اور تشنہ ہلاکت ہے۔ اس صورت میں تو چاہیے کہ اس پر منہ رکھ دے اور خوب سیر اب ہو کر پانی پی لیوے۔ یہ **میری نصیحت ہے جس کو میں ساری نصائح قرآنی کا مغز سمجھتا ہوں۔ قرآن شریف کے 30 سپارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں۔** لیکن ہر شخص نہیں جانتا کہ ان میں سے وہ نصیحت کون سی ہے جس پر اگر مضبوط ہو جاویں اور اس پر پُورا عملدرآمد کریں تو قرآن کریم کے سارے احکام پر چلنے اور ساری منہیات سے بچنے کی توفیق مل جاتی ہے۔ مگر مَیں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ کلید اور قوت دُعا ہے۔ دُعا کو مضبوطی سے پکڑ لو۔“

(ملفوظات جلد 7 صفحہ 193 ایڈیشن 1984ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے اس بابرکت ارشاد میں تمام نصائح قرآنی کا مغز اور کلید **دُعا** کو قرار دیا ہے۔ اس پُر معارف اور خوبصورت موضوع پر مشتمل اس ارشاد میں بیان الفاظ **”قرآن شریف کے 30 سپارے ہیں وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں“** پر کچھ گزارشات محترم سامعین سے کرنی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب میں قرآن کے 700 سے زائد احکام کا ذکر فرمایا ہے اور بعض جگہوں پر 1200 احکام لکھے ہیں اور کشتی نوح میں فرمایا ہے کہ ”جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے۔ وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے۔“

(کشتی نوح)

ہمارے پیارے آقا سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ایک جگہ فرماتے ہیں:

”قرآن کریم کے تمام حکموں پر عمل کرنا حبل اللہ کو پکڑنا ہے۔“

نیز حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں:

”انسان کو ہمیشہ یہ کوشش کرنی چاہیے کہ میرا مقصد اور میرا کام صرف یہ ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اُس کے احکامات پر عمل کرنا ہے اور اس کے بے شمار احکامات ہیں۔ ایک درجے کا آپ کو کس طرح پتہ چل سکتا ہے؟ پہلے قرآن کریم سے تلاش کریں۔ قرآن کریم کے 700 حکم ہیں یا بعض جگہ پر 1200 بھی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ تو کیا ان 700 یا 1200 حکموں پر عمل کر لیا ہے؟ کیا ان کی تلاش کر لی ہے؟ جب ان حکموں کی تلاش کر لی ہے اور ان پر عمل کر لیا ہے تو پھر اگلی بات آپ کریں کہ کیا اب میں کوئی اور درجہ دیکھوں گا تو پھر خدا تعالیٰ خود وہ درجہ عطا فرماتا ہے۔ انسان کی کوششوں سے عطا نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے ایک مومن کا کام یہ ہے کہ......اس کے حکموں پر عمل کرنے کی کوشش کرے۔"

یہ سات سو احکامِ قرآنی دراصل اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والی نصائح ہی ہیں۔ جن سے قرآن لبریز ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و شمائل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؓ نے فرمایا:

کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن یعنی آپؐ کے اخلاق و شمائل قرآن کے عین مطابق ہیں۔

ذرا دربارِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ماحول کو ذہن میں اُجاگر کریں۔ ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جانثاروں میں رونق افروز ہوتے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے احکام کے بارے میں فرماتے اور صحابہؓ بھی اسی تگ و دو میں رہتے تھے کہ انہیں کسی حکم کی اطلاع ہو تو وہ اس پر عمل کریں۔ بعض صحابہؓ نے تو ایسے احکامِ قرآنی کی فہرستیں بنا رکھی تھیں، یعنی ایک فہرست ایسی جن پر عمل کر چکے اور دوسری جن پر عمل کرنا ابھی باقی تھا۔

سامعین! ایک مہاجر صحابیؓ نے قرآنی احکام کی فہرست تیار کر رکھی تھی اور اُن کی کوشش رہتی تھی کہ کوئی ایسا حکم قرآن کا نہ رہ جائے جس پر وہ عمل پیرا نہ ہوں۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ قرآنی حکم "اگر تمہیں کہا جائے کہ لوٹ جاؤ تو لوٹ آیا کرو" پر تعمیل کی غرض سے، مَیں ساری عمر کوشاں رہا۔ مدینہ کے ہر گھر کا دروازہ کھٹکھٹایا کہ کوئی مجھے کہہ دے کہ مَیں اِس وقت ملاقات نہیں کرنا چاہتا، تم واپس لوٹ جاؤ تو مَیں واپس لوٹ آؤں۔ مگر مجھے ایسی آواز سنائی نہ دی اور یہ حکم بغیر عمل کے رہ گیا۔

(جامع البیان فی تفسیر القرآن از ابو جعفر محمد بن جریر الطبری جلد 18 زیرِ آیت سورۃ النور: 28)

سامعین! اس واقعہ میں صحابہؓ کی شخصیت کے دو کردار بیان ہوئے ہیں۔

1۔ صحابہؓ کا احکامِ قرآنی پر عمل پیرا ہونے کا جذبہ۔

2۔ صحابہؓ کا با اخلاق ہونا کہ اپنے گھر آنے والے کسی مہمان کو ملنے سے انکار نہ فرماتے تھے۔

(700 احکام خداوندی از حنیف محمود صفحہ 37)

یہی کیفیت آج کے دَورِ اُخروی میں جماعت احمدیہ کے مخلصین کی ہے اور کیوں نہ ہو۔ احادیث کے مطابق مسیح و مہدیؑ کے ماننے والے ہر قرآنی حکم و اسلامی تعلیم پر اُسی طرح عمل پیرا ہونے کی پوری کوشش کرتے ہیں، جس طرح صحابہ رسولؐ نے عمل کیا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مَے اِن کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

میرے پیارے بھائیو! صحابہؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان و مخلصینِ جماعت نے بھی اپنے اپنے قرآن کریم کے نسخوں پر احکامِ الٰہی کے نشان لگا رکھے تھے۔ جن پر وہ عمل بھی کرتے تھے۔ ان میں حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّلؓ ایک تھے۔ احباب جماعت کی آسانی اور سہولت کے لئے بعض مصنفین نے احکام قرآن کو اکٹھا بھی کیا تا آسانی سے تعمیل ہو سکے۔ "700 احکام خداوندی" کے نام سے 614 صفحات پر مشتمل ایک ضخیم کتاب میں تمام احکام کو جمع کیا گیا ہے جو جماعت کی مرکزی ویب سائٹ www.alislam.org پر دیکھی اور پڑھی جا سکتی ہے۔

اس تحقیقی اور علمی کتاب کے تعارف میں مصنف بیان کرتے ہیں:

"قرآن کریم تو ایک سمندر ہے جس کی تہہ میں بڑے بڑے نایاب اور بے بہا گوہر پوشیدہ ہیں، جن کے حصول کے لئے غوطہ لگانے کی ضرورت ہوتی ہے اور ہر کوئی اپنے ظرف کے مطابق حصہ پاتا ہے"

ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم میں سے ہر احمدی کو ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام "قرآن شریف کے 30 سپارے ہیں اور وہ سب کے سب نصائح سے لبریز ہیں" کے مطابق احکامِ الٰہی پر نگاہ رکھنی چاہئے۔ صحابہؓ کی طرح ہر حکم پر تعمیل کی کوشش کرنی چاہیے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"انسان کو چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کی زندگی کا ہر روز مطالعہ کرتا رہے۔"

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 185 ایڈیشن 1984ء)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تو قرآن کریم سے بہت پیار تھا، محبت تھی اور عشق تھا۔ آپؐ خود بھی میٹھے لحن میں تلاوت فرماتے اور دوسروں سے خوش الحانی سے قرآن کریم سنا کرتے تھے۔ حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ مجھے قرآن کریم سناؤ۔ مَیں نے عرض کی کہ حضورؐ! آپؐ پر قرآن نازل ہوا اور مَیں آپؐ کو قرآن سناؤں۔ آپؐ نے فرمایا۔ دوسرے سے قرآن سننا مجھے بہت اچھا لگتا ہے۔

(صحیح بخاری، باب حسن الصوت بالقراءۃ)

پھر ایک موقع پر آپؐ نے فرمایا:

جس نے خوش الحانی سے اور سنوار کر قرآن نہ پڑھا اس کا ہمارے ساتھ کوئی تعلق۔ نہیں۔

(سنن ابوداؤد کتاب الصّلوٰۃ)

پھر فرمایا:

خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ

(صحیح بخاری کتاب الفضائل)

کہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو قرآن کریم سیکھتا بھی ہے اور دوسروں کو سکھاتا بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس مضمون کو احسن رنگ میں یوں بیان فرمایا:

"احکامِ الٰہی کا بجالانا تو ایک بیج کی طرح ہوتا ہے جس کا اثر رُوح اور وجود دونوں پر پڑتا ہے۔ ایک شخص جو کھیت کی آبپاشی کرتا اور بڑی محنت سے اس میں بیج بوتا ہے اگر ایک دوماہ تک اس میں انگوری نہ نکلے تو ماننا پڑتا ہے کہ بیج خراب ہے۔ یہی حال عبادات کا ہے۔ اگر ایک شخص خدا کو وحدہ لاشریک سمجھتا ہے، نمازیں پڑھتا ہے، روزے رکھتا ہے اور بظاہر نظر احکامِ الٰہی کو حتی الوسع بجالاتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی خاص مدد اس کے شاملِ حال نہیں ہوتی تو ماننا پڑتا ہے کہ جو بیج وہ بو رہا ہے وہی خراب ہے۔ یہی نمازیں تھیں جن کو پڑھنے سے بہت سے لوگ قطب اور ابدال بن گئے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ 43)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ

"قرآنی دعائیں ہیں، مسنون دعائیں ہیں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سکھائی ہوئی دعائیں ہیں۔ اگر ہم نے اِن حالات سے باہر نکلنا ہے جو ہمارے لئے پیدا کئے گئے ہیں یا پیدا کئے جا رہے ہیں تو اِن کی طرف ہمیں بہت توجہ کرنی چاہیے"

(خطبہ جمعہ 5 اپریل 2024ء)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حقیقی معنوں میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کی زندگیوں کے مطابق قرآن کریم سے پیار کرنے والا بنائے اور اس کے احکام و نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

✿✿✿✿